ماہنامہ

مسلمہ

لاہور

ایک علمی، دینی، ادبی اور تعلیمی مجلّہ

رجب ۱۴۴۴ ہجری

جلد نمبر ۹۳　ماہ فروری ۲۰۲۳　شمارہ نمبر ۲

جاری شدہ ۱۹۳۳ء

انجمن مدرسۃ البنات

15۔ لیک روڈ، لاہور

بیادگار حضرت مولانا عبد الحق عباس علیہ الرحمۃ

مؤسّس: مدرسۃ البنات

مجلّہ

مُسلمہ

ایک علمی، دینی، ادبی اور تعلیمی مجلّہ

انجمن مدرسۃ البنات

15۔لیک روڈ، لاہور

سرورق: ادارہ سیل احتجاج؛ سٹرک پر امتحان

پس ورق: اللہ رکھا؛ درخت بچاؤ مہم

سرپرست اعلیٰ	محترمہ علیاء بلال خان
ڈیزائننگ	مریہ خان
مدیرہ	راحیلہ سمیر
نائب مدیران	ڈاکٹر امین الحق خان
	گوہر بخاری

محترمہ علیاء بلال نے مطبعة المکتبة العلمیه لاہور سے طبع کروا کے شائع کیا

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
☆ اداریہ	
☆ قدیم تعلیمی ادارے کی تباہی و بربادی	1
☆ سیکرٹری کے ڈی سِیل اقرار کے باوجود ادارہ سِیل	10
☆ لاہور کا اللہ رکھا؛ زمینی حقائق	12
☆ پیسوں کے عوض قدیم درخت ''اللہ رکھا'' کی کٹائی	16
☆ اللہ رکھا؛ تاریخی درخت	18
☆ پلکھن درخت ''اللہ رکھا'' کی آپ بیتی	20
☆ ہمارا پیارا درخت ''اللہ رکھا''	22
☆ بیمار ذہنیت لوگ	24
☆ شجر گرا تو پرندے تمام شب روئے	26

اداریہ

معاملہ درختوں کی ناجائز کٹائی کے عمل کو روکنے سے شروع ہوا۔کلیۃ البنات کی پرنسپل کے غلط اقدام کو روکنے کی پاداش میں محترمہ نے اپنی ہتک کا یوں بدلہ لیا کہ اپنے اثر رسوخ کی بنیاد پر اسسٹنٹ کمشنر واثق عباس کے ساتھ مل کر ادارے کی راتوں رات تالا بندی کروادی۔ اسکول کا دروازہ ایسے توڑا گیا جیسے یہاں کوئی غیر قانونی کام کیا جارہا ہو۔ ہمارا جرم صرف یہ تھا کہ ہم نے ادارے میں ہونے والی درختوں کی کٹائی اور فروخت کے عمل کو روکنے کی کوشش کی تھی۔ محترمہ کو سرزنش کرنے کی بجائے ہمیں ہی اسکول کے بچوں سمیت باہر کر دیا گیا۔کیا مہذب معاشرے میں ایسا ہوتا ہے؟

گنہگاروں میں شامل ہیں، گناہوں سے نہیں واقف
سزا کو جانتے ہیں ہم، پر خدا جانے خطا کیا ہے

دکھ کی بات یہ کہ بدمعاشی اور جوئے کے اڈے کھلے ہوئے ہیں جبکہ تعلیمی اداروں پر ایسے حملہ کیا جارہا ہے جیسے اسے بند کرنا ہی اصل کارنامہ ہے۔اشرافیہ کو بڑے بڑے پلاٹ دیے جارہے ہیں جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جبکہ مدرسۃ البنات کی اراضی پر سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ اس اراضی سے انڈیا شفٹ ہونے والا سوہن لال کالج اپنی انتظامیہ کے ساتھ انبالہ (انڈیا) میں پورے استحقاق سے موجود ہے اور ہمارے مدرسۃ البنات کا نام و نشان مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ہمیں نہیں معلوم ہمیں کس بات کی سزا دی جارہی ہے۔کیا یہ درختوں کو بچانے کی سزا ہے؟ پہلے پرندوں سے ان کے آشیانے چھینے گئے اب ادارے کے ملازمین کو بے گھر کرنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔پتہ نہیں یہ غریب لوگ کہاں جائیں گے؟ اسکول بند کرنے والوں نے ان کے بارے میں کچھ نہیں سوچا ہوگا۔مدرسۃ البنات کی اراضی ویران پڑی ہے۔کبھی یہاں پر بچوں کے پڑھنے کی آوازیں گونجتی تھیں۔کلیۃ البنات کالج میں صرف چالیس طالبات ہیں۔ وہاں کی پرنسپل اتنی بڑی اراضی لے کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں؟ ہائی کورٹ نے تاحکم ثانی اسکول کھول دینے کا فیصلہ دیا ہے مگر کلیۃ البنات کی پرنسپل نے اندر سے اسکول کے گیٹ کو تالا لگا رکھا ہے۔پتہ نہیں وہ کس طاقت کے بل پر اتنی غنڈہ گردی دکھا رہی ہیں؟

ہر جرم میری ذات سے منسوب ہے محسن
کیا میرے سوا شہر میں معصوم ہیں سارے

مدیرہ

راحیلہ سمیر

ضلعی انتظامیہ کا طاقت و اختیارات کا ناجائز استعمال؛
قدیم تعلیمی ادارے کی تباہی و بربادی

آج ضلعی حکومت کے اہلکار اے سی اور ڈی سی مدرسۃ البنات کی زمین کے خلاف ایسے کھڑے ہیں جیسے کشمیر فتح کرنے نکلے ہوں۔ سلام ہے ایسے حکومتی افسران پر اور سلام ہے ہائر ایجوکیشن کے افسران، وزیر تعلیم اور نگران حکومت کے وزیر اعلیٰ اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر جنہوں نے بچوں کو سڑک پر بیٹھ کر پیپرز دیتے ہوئے بھی کوئی نوٹس نہیں لیا۔

اس تحریک کا آغاز گورنمنٹ کلیۃ البنات کالج کی پرنسپل سائرہ مغل کے کالج کا راستہ بلاک کرنے سے ہوا جس پر ہم نے عدالت سے رجوع کر کے (Stay) لے لیا۔ جس کے بدلے میں انہوں نے ہرے بھرے درخت کٹوانے شروع کر دیے تو میں نے ان کو روکا کہ درخت مت کٹواؤ اور میں نے اس مسئلہ کے لیے عدالت سے دوبارہ رجوع کیا۔ جس پر وہ بہت برہم ہوئیں اس رنجش کا بدلہ لینے کے لیے منصوبہ بندی کرنے لگیں اور اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے ادارے کی بندش کا منصوبہ بنا لیا۔

اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد اسسٹنٹ کمشنر اور پولیس نے 16 فروری 2023ء رات ساڑھے گیارہ بجے بغیر کسی نوٹس کے پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ ادارہ پر حملہ کر دیا تمام سی سی ٹی وی کیمرے توڑنے کے بعد ادارہ کی تالا بندی کر دی۔ مگر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اگلی صبح ادارے کے ملازمین کے خلاف ایف آئی آر بھی کٹوا دی۔ سکول میں بچوں کے سالانہ امتحانات ہو رہے تھے۔ صبح سکول کے ننھے بچے، طالبات اور اساتذہ سکول پہنچے تو سکول کو (Seal) دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ خواتین اساتذہ نے اسسٹنٹ کمشنر واثق عباس سے ادارہ بند کرنے کا نوٹیفکیشن طلب کیا تو انہوں نے پولیس سے مخاطب ہو کر کہا کہ ان تمام اساتذہ کو گاڑی میں ڈال کر تھانے لے جائیں۔ مدرسۃ البنات کے دروازے پر پولیس کی بھاری نفری بمعہ خواتین اہلکار ہاتھوں میں ڈنڈے پکڑے چوکس کھڑی تھی۔

ہر ذی شعور آدمی سے میرا سوال ہے کہ اگر ان کے پاس عدالتی نوٹس تھا تو آدھی رات کو چوروں کی طرح کاروائی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا جمہوری اور فلاحی ریاست میں ایسے غنڈہ گردی کی جاتی ہے؟ ادارے کے معصوم طالب علموں کو امتحانات کے دوران سڑکوں پر دھکیل کر اور خواتین اساتذہ کو سکول کی حدود سے باہر نکال کر کس بات کا بدلہ لیا جا رہا ہے؟ کیا مدرسۃ البنات کوئی بدمعاشی کا اڈا ہے جس پر آدھی رات کو ہلہ بولا جا رہا ہے؟ گورنمنٹ کلیۃ البنات کالج کی پرنسپل کس قانون کے تحت ادارے میں موجود کیمبرج مدرسۃ البنات کے ملازمین کو کواٹرز چھوڑنے کا حکم دے رہی ہے؟ آخر اس خاتون کا اس اراضی سے کیا تعلق ہے؟

سیریل نمبر: LHR-MZN-008805

پولیس فارم نمبر 24-5(1)

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر: 284/23 تھانہ: مزنگ ضلع: لاہور ای ٹیگ نمبر: Mozang-2/17/2023-1346 تاریخ و وقت وقوعہ: 16-02-2023 11:30 PM

1 تاریخ و وقت رپورٹ — بحوالہ رپٹ نمبر (46) 17-02-202303:45AM

6 تھانہ سے روانگی کی تاریخ بوقت — 18-02-2023 08:00 AM

2 نام و سکونت اطلاع دہندہ مستغیث — ملک مبشر ولد صابر علی، پتہ: مکان نمبر 21، سٹریٹ نمبر 2، بلاک ڈی، محلہ غوثیہ پارک سبزہ زار سکیم، لاہور، شناختی کارڈ نمبر: 35401-1777732-7 فون نمبر: 03448822447

مرتبہ مرسلہ: ملک

3 مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ لے گیا ہے — بجرم: 188 ت پ

4 جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت — از مدرسۃ البنات لیک روڈ بفاصلہ قریب 2 کلومیٹر جانب جنوب مشرق، بیٹ نمبر: 4 ثریا عظیم ہسپتال چوہرجی

5 کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے — حسب آمد تحریر استغاثہ مقدمہ درج رجسٹر ہوا۔

دستخط: محمد رفیق بیلٹ نمبر: 2900L عہدہ: ASI ٹیلی فون نمبر: 03024322633

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کریں)

بخدمت جناب SHO صاحب تھانہ مزنگ ضلع لاہور عنوان درج کیے جاتا FIR جناب عالی! گزارش ہیکہ سرکاری رقبہ واگزار کے سلسلہ آج مورخہ 16.02.23 بوقت 11:30 رات ہمراہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب تحصیل سٹی ضلع لاہور سرکاری رقبہ مدرسہ البنات سکول بمقام پر پہنچے بابت اپریشن شروع کیا گیا تو موقع پر ملزمان میاں گل حسن ولد حیال لالہ، عبدالحکیم ولد حاجی رحمت اور شاہد جہانگیر ولد جہانگیر سکول کے اندر سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کیے ہوئے تھے دوران اپریشن اسسٹنٹ کمشنر صاحب کے ساتھ ملزمان نے گالم گلوچ، دھمکیاں دی اور سرکاری کام سرکار میں مداخلت کی ان ملزمان نے سکول کے اندر شیشے بھی توڑے ہیں ملزمان بیانی ہے کہ ہم عرصہ دراز سے سکول کے اندر قابض ہیں ان ملزمان کے خلاف دفعہ 188 ت پ کے تحت سخت کاروائی FIR کی جاوے اور AC آفس ایک کاپی ارسال کی جاوے دستخط بحروف انگریزی و مہر ثبت ملک شبیر نمائندہ AC سٹی صاحب مذکور مورخہ 17.02.2023 از مدرسۃ البنات لیک روڈ از تھانہ حسب آمد تحریر استغاثہ مقدمہ درج کرکے اصل تحریری استغاثہ معہ نقل FIR بغرض تفتیش بدست ارمدہ کنسٹیبل عقب انچارج INV ونگ ارسال ہے مقدمہ ہذا کی بابت جناب SHO صاحب کو مطلع کیا گیا ہے

محمد رفیق ASI

17-02-2023

اس سوشل میڈیا پر دیے گئے ڈپٹی کمشنر لاہور رافعہ حیدر کے انٹرویو اور اسسٹنٹ کمشنر لاہور واثق عباس کے طرف سے جاری کیے گئے اشتہار سے صاف ظاہر ہے کہ کس طرح سپریم کورٹ کے فیصلہ کا انتظار کیے بغیر دانستہ طور پر رات کے اندھیرے میں شب خون مارا گیا۔

DAWN
TODAY'S PAPER | MARCH 09, 2023

سکول سِیل کرنے کے خلاف طلباء سڑکوں پر آ گئے

ڈپٹی کمشنر رافعہ حیدر نے رپورٹر کو بتایا کہ یہ زمین متروکہ وقف املاک بورڈ (ETPB) کی ہے اور مدرسۃ البنات اس پر ناجائز قبضہ کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مدرسۃ البنات کا دعویٰ 1998ء میں پنجاب حکومت نے مسترد کر دیا تھا لیکن سول عدالت کی طرف سے دیے گئے قانونی چارہ جوئی اور حکم امتناعی کی وجہ سے زمین خالی نہیں کی جا سکی۔

انہوں نے کہا کہ لاہور ہائی کورٹ نے حکم امتناعی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے غیر قانونی قابضین کو ہٹانے کا حکم دیا ہے کہ وہ اراضی متروکہ وقف املاک بورڈ کے حوالے کریں۔

انہوں نے کہا کہ متروکہ وقف املاک بورڈ نے بعد میں اپنے کالج کی توسیع کے لیے محکمہ اعلیٰ تعلیم کو زمین فراہم کی تھی اور انتظامیہ نے عمارت کو غیر قانونی قابضین سے خالی کروا کر کالج کے حوالے کر دیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ کالج اسکول کی کلاسیں بھی جاری رکھے ہوئے ہے جبکہ سپریم کورٹ نے ابھی تک مدرسۃ البنات انتظامیہ کی درخواست پر غور نہیں کیا ہے۔

ڈان، 21 فروری 2023ء میں شائع ہوا۔

اے سی سٹی لاہور کا انسداد تجاوزات کا قابل تحسین آپریشن
دوران آپریشن سرکاری زمین پر قائم مدرسہ البنات سکول جیل روڈ مزنگ سیل

لاہور کے علاقے مزنگ میں واقع مدرسہ البنات سکول کو سیل کرنے کا معاملہ

مدرسہ کو سیل کرنے کے حوالہ سے اے سی سٹی لاہور کا کہنا ہے کہ سکول پر عرصہ دراز سے سے غیر قانونی لوگ قابض تھے ایویکیو ٹرسٹ بورڈ پنجاب کی جانب سے سکول کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے پر یہ کاروائی عمل میں گئی ۔قابضین کی قبضہ کے حق میں تمام درخواستیں لاہور ہائی کورٹ و سول کورٹ سے پہلے ہی مسترد کی جاچکی ہیں ،،،،

اس حوالہ سے ڈی سی لاہور رافعہ حیدر کا کہنا ہے کہ تمام کاروائی عدالتی احکامات کی روشنی پہ کی گئی سرکاری زمین پہ قائم مدرسہ میں نجی سکول چلانے کی ہر گز آجازت نہیں دی جائے گی شہریوں کو اس طرح کے ایکٹ کو سراہنا چاہئیے ہمارا عزم شہر کو قبضہ مافیا سے مکمل آزاد کروانا ہے

سٹی 42 ہیڈ لائنز - جمعہ 17 فروری - 03:30pm

- اراضی تنازعہ پر کیمبرج مدرستہ البنات چوبرجی سِیل
- سکول سٹاف کا ضلعی انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج، نعرے بازی
- لیک روڈ بلاک کرنے پر ایڈمن سٹاف گل حسن گرفتار
- اسسٹنٹ کمشنر کے ڈرائیور کی گاڑی خواتین پر چڑھانے کی کوشش
- مظاہرین نے پانی کی بوتلیں دے ماریں
- انتظامیہ کے مطابق پولیس نے بغیر نوٹس سکول سِیل کیا
- بورڈ اتار کر بجلی بھی کاٹ دی

نیو لائیو - جمعہ 17 فروری - 18:22pm

☆ لاہور میں 112 سالہ تاریخی سکول مدرسۃ البنات سِیل ہونے پر طلباء کا احتجاج، پولیس کے دستے جائے وقوعہ پر پہنچ چکے ہیں

☆ بچوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے، طلباء کا مطالبہ ہے کہ سکول کو فوری طور پر کھولا جائے

☆ طلباء اور اساتذہ نے سکول کے سامنے دھرنا بھی دیا، مظاہرین نے ضلعی انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی بھی کی

☆ ضلعی انتظامیہ نے سکول میں توڑ پھوڑ بھی کی، مظاہرین کا کہنا ہے کہ سارا سامان باہر پھینک دیا گیا

☆ سالانہ امتحان چل رہے تھے، پڑھائی کا کافی نقصان ہوا، سکول سِیل ہونے پر بچوں نے سڑک پر بیٹھ کر امتحان دیا

☆ ڈی سی لاہور کا کہنا ہے کہ عدالتی احکامات کی روشنی میں سکول سِیل کیا گیا ہے

☆ دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ احتجاج شدت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے

☆ مزنگ سے شروع ہونے والا احتجاج ایم اے او کالج تک پہنچ چکا ہے

☆ بچوں کا مطالبہ ہے کہ سِیل بند سکول کھول کر انہیں دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا جائے

یہ شمارہ ان اراکین، عطیہ دہندگان (جنہوں نے کئی دہائیوں تک انجمن مدرسۃ البنات کی مالی مدد کی)، سابقہ طلباء اور والدین کی درخواست پر جاری کیا گیا ہے۔ ان کے لیے یہ سمجھنا مشکل ہو رہا ہے کہ حکومت کی طرف سے اچانک اس باوقار تنظیم کو بطور ''غیر قانونی قابضین اور نہ جانے کیا کچھ'' کیوں بدنام کیا جا رہا ہے؟ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟ میں نے واقعات کو ترتیب وار انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اس امر کو آشکار کیا جا سکے کہ کس طرح لینڈ مافیا نے ان کے ایجنڈے پر آنکھیں بند کر کے اس کی پیروی کی، حتیٰ کہ معاملہ زیر سماعت تھا۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے لیے یہ معلومات کارآمد ثابت ہوں گی، اگر آپ کے پاس کوئی رائے ہے تو میں اسے سننے کا منتظر رہوں گا۔

ہتک عزت کی مہم سے لے کر عدالت میں اس کی موجودہ پیش رفت تک واقعات کی تاریخ کو بیان کرنے سے پیشتر، میں اس ادارے کی تاریخ کے چند اہم ترین واقعات پر مختصراً روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

1926ء میں جب مدرسۃ البنات کو بستی دانشمندان سے جالندھر شہر منتقل کیا گیا تو 1907ء میں اس کے قیام کے تقریباً دو دہائیوں بعد تک طلباء کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ تب ہی، بانیٔ مدرسۃ البنات نے ضرورت محسوس کی کہ ادارے میں مذہبی تعلیم، طلباء کے روزگار حاصل کرنے اور معاشرے کے ساتھ تعمیری طور پر منسلک ہونے کے لیے ضروری ہنر پیدا کرنے کا موقع فراہم کریں۔ اس پروگرام کے تحت، طلباء کو قومی دھارے کے تعلیمی نظام سے وابستہ ہونے کے لیے مقررہ نصاب کے مطابق مذہبی ڈگریوں کے لیے کلاس 8th سے 10th، یونیورسٹی اور اس کے مساوی اسناد (انٹرمیڈیٹ اور بیچلر) کے لیے معیاری بورڈ کے امتحانات سے مربوط کر دیا گیا۔

1939ء میں سر سکندر حیات خان نے جالندھر میں کپورتھلہ روڈ پر 26 ایکڑ اراضی پر اسکول کی بنیاد رکھی۔ 1942ء میں جب قائداعظمؒ نے مدرسہ کا دورہ کیا تو وہ نظام تعلیم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ ادارہ مستقبل کی خواتین کی یونیورسٹی بنے گا۔ جالندھر میں چھوڑی گئی جائیداد کے متبادل کے طور پر 1962ء میں 1958 Act (Enforcement of Displaced Persons (Compensation & Rehabilitation) Act No. XXVIII of 1958 on issuance of Notification under Section 3(3) & Section 4(2) کے تحت لاہور میں جائیداد الاٹ کر دی گئی۔

انجمن مدرسۃ البنات کی جالندھر میں چھوڑی 26 ایکڑ جگہ گاندھی ونیتا آشرم کو دے دی گئی، جو تقسیم کے مہاجرین کی بیواؤں کی مدد کے لیے 1947ء میں بنایا گیا تھا۔ یہ ستم ظریفی ہے کہ سوہن لال ٹریننگ کالج کو تقسیم ہند کے بعد امبالہ، ہندوستان میں دوبارہ آباد کیا گیا، وہیں دوسری طرف ایک اور ادارہ جس کی تصدیق شدہ دستاویزات کی بناء پر منتقلی کی گئی تھی، اب لینڈ مافیا کی ایماء پر متروکہ وقف املاک بورڈ کی جانب سے منسوخ کیا جا رہا ہے۔

میڈیا مہم کی پہلی لہر مقامی ایم پی اے کی طرف سے شروع کی گئی اور اس کے بعد چیئرمین متروکہ وقف املاک بورڈ کے احکامات کے بعد 1998ء میں مقامی ایم پی اے، خواجہ ریاض محمود اور اس کے شریک کاروں نے قومیائے جانے کے عمل میں مسلسل مداخلت کی، آخر کار انہوں نے عملے کو ادارے کو دوبارہ قومیانے کے لیے ہر ناجائز ہتھکنڈا استعمال کرنے پر مجبور کیا اور انجمن مدرسۃ البنات کے صدر کو بدنام کرنے کے لیے ایک میڈیا مہم چلائی گئی۔

1998ء میں وکلاء کے ساتھ مشاورت سے انجمن مدرسۃ البنات کے ایگزیکٹو بورڈ کی ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تاکہ ایم پی اے کی طرف سے اسے ٹرسٹ پراپرٹی قرار دیئے جانے اور اسے دوبارہ قومیانے کے حوالے سے دھمکیوں سے نمٹا جا سکے۔ وکلاء کی رائے تھی کہ ٹرانسفر آرڈر کی موجودگی میں انجمن مدرسۃ البنات کی ملکیتی جائیداد کی منتقلی درست ہے اور کسی بھی اتھارٹی کے ذریعے اس پر دوبارہ شنوائی نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسا کوئی حکم منظور کیا جاتا ہے تو یہ اس وجہ سے ناپائیدار ہوگا کہ یہ احکامات قانون کی خلاف ورزی ہوں گے۔

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

بانی ۔۔۔ میر خلیل الرحمٰن

مدرسۃ البنات کی نج کاری پر ہزاروں طالبات کا مظاہرہ

بلڈنگ کا رقبہ 56 کنال ہے جو تقریباً ایک ارب روپے کی مالیت کا ہے مگر کوڑیوں کے بھاؤ بک گیا

قبضہ واپس نہ کیا گیا تو ہم تمام طالبات کو سڑکوں پر لانے پر مجبور ہونگے: ہیڈ مسٹریس کی وارننگ

یہ کیسے ممکن ہے کہ 5 ہزار طالبات کا ادارہ چپکے سے پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے: خواجہ ریاض محمود

قبضہ لینے کے بعد کسی بھی ٹیچر کو ایک سال تک نہیں نکالا جائے گا البتہ فیسیں بڑھائیں گے: مسز عبید الحق

لاہور (سپیشل رپورٹر) گورنمنٹ مدرسۃ البنات ہائی سکول کی ہزاروں طالبات نے سکول کی نج کاری کے خلاف مظاہرہ کیا اور سکول کی نئی انتظامیہ کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس مسز تسنیم احمد اور کالج کی پرنسپل مسز نزہت عارف نے نمائندہ کو بتایا کہ 1972ء میں سرکاری تحویل میں آنے کے وقت سکول کا کوئی ایک مالک نہیں تھا لیکن اب چند روز قبل حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن موصول ہوا کہ اس سکول و کالج کی بلڈنگ کا قبضہ عبید الحق نامی شخص کو دے دیا جائے۔ انہوں نے کہا اس بلڈنگ کا رقبہ 56 کنال جو تقریباً ایک ارب روپے مالیت کا ہے جو کوڑیوں کے بھاؤ نجی مالک کو دے دیا گیا ہے۔ اس وقت سکول و کالج میں بچیوں کی تعداد پانچ ہزار ہے جن میں اکثریت غریب خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا سکول پرائیویٹ ہونے سے فیسوں میں اضافہ ہو جائیگا اور یہ بچیاں فیس ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہو جائیں گی۔ انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر سکول واپس نہ کیا گیا تو ہم تمام طالبات کو سڑکوں پر لانے پر مجبور ہو جائیں گی۔ اس موقع پر وزیراعظم شکایات سیل کے انچارج خواجہ ریاض محمود اور سیکریٹری مزمل بٹ بھی سکول میں پہنچ گئے انہوں نے سکول کی ہیڈ مسٹریس اور طالبات کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ انشاءاللہ آپ کو سکول واپس ملے گا میں اس سلسلے میں وزیراعلیٰ پنجاب سے بات کرتا ہوں۔ انہوں نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت تعلیم کے فروغ کیلئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہزاروں طالبات کا ادارہ چپکے سے پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے۔ اس سلسلے میں مسز عبید الحق نے کہا کہ یہ سکول ہمارا ہے قبضہ لینے کے لیے کسی بھی ٹیچرز کو ایک سال تک نہیں نکالا جائے گا جب ان سے فیسوں کے بارے میں کہا گیا اس وقت سرکاری سکولوں میں کوئی بھی والدین اپنے بچے بچیوں کو پڑھانا نہیں چاہتے سب پرائیویٹ سیکٹر کو ترجیح دیتے ہیں۔

روزنامہ ''جنگ'' 11 مئی 1998

0002038

TRANSFER ORDER

Whereas by virtue of the former Government of West Pakistan Notification No. U-8-79/3113, dated the 21st August, 1959, all Evacuee Properties stand acquired by the Provincial Government under sub-section (2) of Section 3 of the Displaced Persons (Compensation and Rehabilitation) Act, 1958, (hereinafter referred to as the said Act).

And, whereas in, exercise of the powers conferred under sub-section (3) of Section 10 of the Act, and having received the approval of the Government of the Punjab in writing in pursuance of the powers delegated to it under the Government of Pakistan Notification No. SRO-645(I)/71, dated 31st December, 1971, the Chief Settlement Commissioner, Punjab has prepared and promulgated Settlement Scheme No. VIII for the disposal of available properties, as notified in the Government of the Punjab Gazette Notification No. 1100 Reh. /73, dated 13th August, 1973, (hereinafter referred to as the Scheme).

And, whereas, under paragraph 11 of the Scheme, Transfer Order is to be issued in all cases where final order of transfer of a property has already been passed but no Transfer Order or Permanent Transfer Document has been issued and in respect of properties to be disposed of under the Scheme.

And, whereas, the property described in Schedule 'A' (hereinafter referred to as the property) is transferable Ubaid-Ul-Haq, President, Anjuman Madrasa-tul-Banat, R/O S-83-R-15, Lake Road, Lahore.

Now, therefore, I, Ch.Muhammad Saleem, Secretary(S&R)/S.C(L&U), Punjab, Lahore hereby transfer the right, title and interest in the said property to the said (As above) subject to the following conditions:-

(1) This Transfer Order shall be final only when the transfer price, settlement fee and all other public dues, specified in Schedule 'A', have been paid in full.

(2) The balance amount of transfer price, settlement fee and public dues, if any, shall be paid in the manner and within the period shown in Schedule 'B' through Treasury Challan(s).

(3) Till such time the transfer price, settlement fee and public dues, are paid in full, the transferee shall not alienate the property in any manner except that he may lease it out or mortgage it.

12/9/97

(CH. MUHAMMAD SALEEM)
Secy. (S&R) Settlement Commissioner
(Lands & Urban) Punjab,
Farid Kot House, Lahore.

1998ء میں ہی جنرل ناصر، چیئرمین متروکہ وقف املاک بورڈ نے جعلی فوٹو کاپی اور افواہوں کی بنیاد پر جائیداد کو ٹرسٹ پراپرٹی قرار دے دیا۔ جبکہ بورڈ نے خودساختہ تھیوری کہ ''کہیں کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوا'' کا دعویٰ بھی کر دیا۔ چیئرمین نے صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ جائیداد کی دستاویزات دستیاب ہیں یا نہیں، لیکن اس معاملے میں چیئرمین نے کسی ٹرسٹ کی مصدقہ دستاویزات کی موجودگی کا ثبوت ہی نہیں دیا۔

لاہور ہائی کورٹ نے تصفیہ کے قوانین کی تاریخ اور اس کے مندرجات کو مدنظر رکھے بغیر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا۔

فی الحال، Petition-CP#1049/2020 کو معزز سپریم کورٹ آف پاکستان میں دائر کیا گیا ہے (اسلامی جمہوریہ پاکستان 1973ء کے آئین کے آرٹیکل (3) 185 کے تحت اپیل کی اجازت کے لیے دیوانی درخواست جس میں 3 مارچ 2020ء کے لاہور ہائی کورٹ فیصلے کے خلاف اپیل کی اجازت طلب کی گئی ہے)۔

1907ء میں مدرسۃ البنات کے قیام سے لے کر اب تک اس کی 116 سالہ تاریخ میں ایشیاء کی کئی مایہ ناز اور مقتدر شخصیات نے دورے کیے جن میں درج ذیل سرفہرست ہیں:

قائد اعظم محمد علی جناحؒ، علامہ سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر ذاکر حسین، مولانا ظفر علی خان، مولانا عبدالحامد بدایونی، نواب صدر یار جنگ بہادر، خواجہ حسن نظامی، مولانا میر غلام بھیک نیرنگ، مولانا ابوالکلام آزاد، ملک فیروز خان نون (وزیرتعلیم)، مولانا احمد علی، محترمہ فاطمہ جناحؒ، چوہدری محمد علی (وزیر اعظم)، اختر حسین (گورنر مغربی پاکستان)، مولوی فضل حق (وزیرتعلیم)، حبیب الرحمٰن (وزیرتعلیم)، محمد الفاسی (وزیرتعلیم مراکش)، عبدالحمید الخبیب (سفیر سعودی عرب)، عبدالوہاب عزام (سفیر مصر)، محمد الباجی المستشار (تیونس)، یوسف سلیمان العربی (لیبیا)، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، بی اماں (والدہ علی برادران)، سرسکندر حیات خان، لیڈی عبدالقادر، بیگم میاں ممتاز دولتانہ، بیگم حکیم نیرواسطی، بیگم محمودہ سلیم (وزیرتعلیم)، مفتی اعظم (شام)، جمہوریہ چین علماء کرام کا وفد، ایس ایم ظفر (وزیر قانون)، بیگم ایئر مارشل نور خان (گورنر)، چوہدری علی اکبر خان (وزیرتعلیم)، بیگم سلمٰی تصدق حسین، بیگم فخر امام، بیگم جنرل سکندر مرزا، بیگم جسٹس بشیر الدین احمد خان (جج ہائی کورٹ)، بیگم کے ایچ خورشید (سابق صدر آزاد کشمیر)، بیگم شفیقہ ضیاء الحق، شاہین عتیق الرحمٰن، بیگم عفیفہ ممدوٹ، بیگم عباداحمد (سابقہ ممبر پنجاب اسمبلی)

ان تمام قابل ذکر ہستیوں کی آمد کو ادارے کے لیے فخر، خراج تحسین، نیک نامی، اچھی ساکھ گردانا جائے گا یا کہ بقول فی زمانہ حکومتی حلقے کم علمی اور بے وقوفی؟ فیصلہ اصحاب شعور کے ہاتھ۔

عدالت میں سیکرٹری کے ڈی سیل اقرار کے باوجود ادارہ سیل

اگرچہ، ہمارے حق میں فیصلہ سنانے کے بعد دوران سماعت قابل احترام جج صاحب کے استفسار پر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی جانب سے یہ باور کرایا گیا کہ ادارہ ''ڈی سیل'' کر دیا گیا ہے۔ مگر کیمبرج پہنچنے پر حالات قطعی طور پر اس کے برعکس نکلے، لہذا ہم کیمبرج انتظامیہ اور بچوں کو لے کر وہاں سے واپس لوٹ آئے تاکہ کسی کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ کلیۃ البنات کالج پرنسپل نے اپنی انتظامیہ کے علاوہ احاطے کی حدود میں کافی تعداد میں غیر متعلقہ افراد تعینات کر رکھے تھے۔ بعدازاں، وکلاء کے مشورے سے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو یاددہانی کے طور پر درخواست بھجوائی گئی جس کا اردو متن کچھ یوں ہے:

''سیکرٹری،

ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ،

لاہور

عنوان: حکمنامے W.P.No.11781/2023

کی تعمیل میں انجمن مدرسۃ البنات کی ڈی سیل

شدہ جائیداد/احاطے کے کمروں کے تالے کھولنا

محترم جناب،

بتایا جاتا ہے کہ محترم جج جناب جواد حسن نے درخواست گزار کی جانب سے ادارے کو ''ڈی سیل'' کرنے سے متعلق استدعا پر مؤرخہ 28 فروری 2023 کو W.P.No.11781/2023 میں ایک حکم نامہ جاری کیا، تاکہ ادارے کے طلباء بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔

یہ کہ مؤرخہ 28 فروری 2023ء کے حکم کے مطابق آپ نے عدالت کو مطلع کیا کہ ''درخواست کی پٹیشن کے مطابق متعلقہ احاطے کو ''ڈی سیل'' کر دیا گیا ہے اور طلباء اب بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں۔

معزز جج جناب جواد حسن کے حکم کی تعمیل میں مؤرخہ یکم مارچ 2023ء کو طلباء اور اساتذہ نے ڈی سیل شدہ احاطے میں داخل ہونے کی کوشش کی تاکہ ان کی پڑھائی جاری رہے، یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تمام سیل شدہ دروازے اور غیر سیل شدہ کمرے/ احاطے کو مقفل کر دیا گیا تھا۔ جبکہ دروازوں پر لگائے گئے تالے انجمن مدرسۃ البنات کے لگائے گئے تالے نہیں تھے۔

مندرجہ بالا گزارشات کی روشنی میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ کرم فوری طور پر اپنے محکمہ کے کسی ملازم کو تمام تالے اتارنے اور دروازے کھولنے کے لیے تعینات کریں تاکہ طلباء آج سے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں''۔

دنیا کا کوئی قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک تعلیمی ادارے کو رات کے اندھیرے میں اس کی ملکیت اور اس میں موجود ساز وسامان سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے باوجود ہم نے اسلامی اقدار کا ساتھ دیتے ہوئے مناسب نہیں سمجھا کہ بچوں، ان کے والدین اور اساتذہ کو اس بدمست پرنسپل سائرہ مغل کی انتظامیہ سے آمنا سامنا کروایا جائے۔ اس لیے بہتر یہی سمجھا کہ عدالتی فیصلہ جو بظاہر ہمارے حق میں نظر آتا ہے اسی کے حوالے سے ادارے کو ''ڈی سیل'' کروایا جائے۔

یوں تو کلیات البنات پرنسپل سائرہ مغل، اس کے کارِخاص کلرک عمران، اس کی بے لگام انتظامیہ اور باہر سے بلوائے گئے غیر متعلقہ غنڈہ عناصر کی طرف سے پہنچائے گئے مجموعی نقصان کا فوری تخمینہ 86,971,650 روپے ہے جبکہ انجمن انتظامیہ کے ذمہ داران کی جانب سے مہیا کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق نقصان زدہ کیمبرج ساز و سامان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

Junior Section + Senior Section

Items	Quantity	Cost
Student Chairs	800	2400000
Student Tables	600	9000000
Teachers Chairs	55	385000
Teacher Tables	50	400000
Total		**12185000**

Sick Room

Bed	2	50000
Weight Machine	1	8000
Blood Presure App	1	12000
Total		**70000**

Office Senior Side + Junior Side

Sofa Set	5	200000
Office Chairs	30	210000
Staff chairs	30	180000
Tables	10	90000
Total		**680000**

UPS	2	50000
Betteries	3	84000
Total		**134000**

Printer	1	40000
Total		**40000**

Photocopy Machine	4	3400000
Face Scanner	1	15000
office Computers	2	75000
Total		**3490000**

Tables	7	105000
Chairs	41	184500
Stool	1	3000
Books	7419	13354200
Kabat	8	144000
Total		**13790700**

Muslima Room

Computer	1	38000
Chair	5	25000
Table	5	40000
Total		**103000**

Computer Lab (Senior Section)

Computer Core i5	25	1125000
Chair	25	50000
Printer	2	80000
Scanner	1	25000
Total		**1280000**

Bio Lab - Phy Lab Chem - Lab

Complete Operations according to School & College

Electric Cooler

Cooler	4	248000
Filter	1	25000
Security Camera	24	384000
Total		**657000**

Junior Computer Lab =16(Complete)

Living Room

Fridge	1	72000
Oven	1	18000
Glass	60	6000
Plates	115	11500
Spoon	20	1200
Electric Water Motor	2	85000
Total		**193700**

Jinnah Hall

Mike Set	2	8000
Speaker	10	25000
Gun	8	1200000
swords	12	42000
Red Chairs	97	310400
Pictures	23	280000
Fire exg	5	300000
Pictures Flex + Extra flex	22	35000
Position Board	5	9000
Total		**2209400**

Official Documents + EOBI Record + Building maps

College Section

Tables	100	300000
Chairs	200	500000
Computer	1	35000
Printer	1	28000
Water Cooler Electric	1	62000
Electric Bell	1	3500
New Camera	1	13000
Carpet	1	48000
Solar Light	24	48000
Dice	6	54000
Speaker	4	15200
Mike	2	5600
Total		**1112300**

Home economics Lab

Swing Machine	2	160000
Iron	1	9000
Scissor	1	2000
White Board	15	280000
Dice	15	150000
Total		**601000**

لاہور کا اللہ رکھا؛ زمینی حقائق

لاہور کا ’’اللہ رکھا‘‘ ایک قدیم اور تاریخی درخت جس کو بنیاد بنا کر گورنمنٹ کلیۃ البنات ایسوسی ایٹ کالج کی ناعاقبت اندیش پرنسپل سائرہ مغل نے اپنے بھائی ایس ایچ او اطہر مغل اور شوہر کا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے دو معتبر سرکاری اداروں کے افسران اے سی اور ڈی سی کی پشت پناہی پر اپنے شر پسندی کی غرض سے بھرتی کیے گئے ملازمین کے ذریعے آدھی رات شب خون مار کر سو سالہ ادارے کیمبرج مدرسۃ البنات کو سیل کروا دیا۔

اس مکروہ، بہیمانہ، ظالمانہ، غیر اخلاقی اور غیر انسانی فعل پر نہ صرف کیمبرج انتظامیہ، قابل احترام اساتذہ کرام، طلباء و طالبات اور ان کے والدین گزشتہ چند روز سے سراپا احتجاج ہیں بلکہ اہل علاقہ، سماجی حلقے، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے تمام حلقہ جات بھرپور کوریج کے ساتھ متاثرین کی حاصلہ افزائی میں شریک ہیں۔

اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے مشہور سوشل چینل ’’دی نیٹو میڈیا پاکستان‘‘ نے اس ہونے والی زیادتی کے سابقہ تاریخی پس منظر اور موجودہ حالات و واقعات کی روشنی میں حقیقی منظر کشی کی جس کی تفصیل بقول میڈیا کچھ یوں ہے:

لاہور میں واقع مدرسۃ البنات سکول کو مقامی انتظامیہ نے سیل کر دیا۔ بظاہر یہ حکم ایک تنازعہ کی بنیاد پر دیا گیا۔ تنازعہ مدرسے کی حدود میں موجود ایک سو سالہ پرانے برگد کے پیڑ کے کاٹے جانے پر شروع ہوا۔ یہ پیڑ 1947ء کے فسادات میں بری طرح متاثر ہوا تھا۔ جو اس سکول کی انتظامیہ کی دیکھ بھال سے دوبارہ ہرا بھرا ہو گیا۔ اسی مناسبت سے اس پیڑ کو ’’اللہ رکھا‘‘ کا نام دیا گیا۔

لگ بھگ 56 کنال پر مشتمل اس سکول کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ سرکاری کالج کی عمارت ہے جبکہ دوسرا ایک انجمن کا سکول ہے۔ سرکاری کالج کی پرنسپل نے دونوں عمارتوں کے درمیان موجود اس درخت کو کاٹنے کا حکم دیا۔ جس پر سکول کی بچیوں نے درخت کے ساتھ لپٹ کر احتجاج کیا اور کہا کہ وہ ’’اللہ رکھا‘‘ کو نہیں کاٹنے دیں گی۔ انہوں نے درخت کا ایک تنا بچا لیا۔ مگر اگلی رات پولیس نے کاروائی کر کے سکول کو سیل کر دیا۔ بچوں نے سڑک پر احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کا سکول دوبارہ کھولا جائے۔

Native Media
ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں

اس ادارے انجمن مدرسۃ البنات کے صدر ڈاکٹر امین الحق خان کے مطابق ''یہ مدرسہ 1907ء میں جالندھر میں بنا تھا اور اس کے بانی میرے دادا مولانا عبدالحق عباسؒ تھے۔اس کے بعد جب ہم یہاں آئے تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ ممدوٹ تھے۔ ہمارے ساتھ ہاسٹل کے طلباء کی بھری بس آئی تھی اور ہم سیدھے یہیں اترے۔انہوں نے یہیں سے مدرسہ دوبارہ شروع کیا۔ پھر یہ کالج بھی بن گیا جس کا نام انہوں نے ''کلیۃ البنات'' رکھا۔اس کے افتتاح کے لیے انہوں نے محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بلایا۔حکومت وقت نے انڈین ٹیم کے ذریعے وہاں ہماری اراضی کا تخمینہ لگوایا جنہوں نے 126 ایکڑ بتایا۔حکومت نے فیصلہ کیا کہ جو جائیداد یہ چھوڑ کر آئے ہیں اُس کے متبادل کے طور پر ان کو یہ جگہ دے دی جائے ۔جس کے بعد ہمیں 56 کنال اراضی کی تحویل کے لیے ایک ٹرانسفر آرڈر مل گیا۔

جب میرے دادا مولانا عبدالحق عباسؒ یہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک پودا ابری حالت میں تھا۔انہوں نے ہاسٹل کے بچوں کے ساتھ مل کر اسے بچانے کی کوشش کی اور کہا کہ اگر یہ بچ گیا تو اس کا نام ''اللہ رکھا'' رکھیں گے۔یہ درخت کیمبرج مدرسۃ البنات اور زبردستی سرکاری تحویل میں لیے گئے کالج کی مشترکہ گزگاہ کے درمیان تھا۔گورنمنٹ کلیۃ البنات کی پرنسپل نے اس گزرگاہ کو بند کروادیا۔ ہم نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو اس کے بارے میں تحریری شکایت کی مگر انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا، پھر ہم نے عدالت سے رجوع کیا۔مگر چند دن قبل کلیۃ البنات پرنسپل نے ساز باز کرکے ''اللہ رکھا'' درخت کٹوا دیا۔لیکن سب سے زیادہ خوشی کہ بات یہ تھی کہ اس کی ایک شاخ بچ گئی۔ درخت نے خود ثابت کر دیا کہ وہ واقعی ''اللہ رکھا'' ہے۔میں نے بچوں کو کہا کہ ''اللہ رکھا'' پھر سے لوٹ آیا۔''

ڈپٹی ایڈمن کیمبرج مدرسۃ البنات رخشندہ نے بتایا ''صبح بہت زیادہ رش تھا پولیس اور لیڈی پولیس کا، انہوں نے بچوں سے کہا واپس چلے جاؤ آپ کا سکول مستقل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ کچھ بچوں سے کہا گیا کہ اندر قتل ہو گیا ہے۔ آپ سکول کے اندر نہیں جا سکتے۔''

سکول ٹیچر راحیلہ سمیر نے بتایا کہ ''یہ سو سال پرانا سکول ہے، سکول میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ بغیر نوٹس دیے سکول بند کر دیا گیا ہو۔ صبح ہم سب کو اتنی پریشانی ہوئی ہے۔ حکومت تعلیمی ادارے کیسے بند کر سکتی ہے۔ اور اس کو کیا حق ہے۔ ہمارے ساتھ کلیۃ البنات کی پرنسپل ہیں۔ وہ درخت کٹوا رہی تھیں۔ ہمارے سکول کے سربراہ نے ان کو باز رکھنے کے لیے قانونی چارہ جوئی کی۔ جس کی وجہ سے کلیۃ البنات کی پرنسپل نے ہمیں دھمکی دی کہ وہ ہمارا سکول سِیل کروا دیں گی۔ درخت کا ایک حصہ بچا لیا گیا ہے۔ وہ تو اپنے طور پر پورا ہرا بھرا درخت ہی کٹوا رہی تھیں۔ اس کے کٹوانے پر ہی یہ سارا تنازعہ شروع ہوا۔ حکومت نے سکول سِیل کر دیا اور کہا کہ اب یہ ہمارا سکول ہے اور ہماری ہی زمین ہے۔ سموگ کے سائے گہرے ہو رہے ہیں۔ لاہور کی فضائیں گندی ہیں، ہم نہیں چاہتے درخت کاٹے جائیں۔ میں سمجھتی ہوں درخت پاکستان کی اور اس ادارے کی امانت ہیں۔ کسی بھی سرکاری ملازم کو درخت کاٹنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔''

ایڈمن اکاؤنٹس، عباس کالج آف ٹیکنالوجی، مسز شاہد نے گزشتہ رات واقع کی تفصیل بتائی کہ ''سرکاری اہلکار رات 10 بجے اندر داخل ہوئے۔ انہیں کلیۃ البنات کی پرنسپل نے بلوایا تھا۔ یہ لوگ باقاعدہ گاڑی، ہتھوڑے وغیرہ ساتھ لے کر آئے تھے۔ انہوں نے رات میں آ کر ہلہ بول دیا۔

پرنسپل آفس، ایڈمنسٹریٹو آفس کو سِیل کیا۔ اس کے بعد ہمارے یہاں کے گارڈ کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے ادارے کے تمام قیمتی سائن بورڈز توڑ ڈالے اور وہ بھی ساتھ لے گئے۔

اس سے تھوڑا سا آگے عباس کالج ایریا ہے۔ انہوں نے گاڑی کی بیک سائیڈ کی ٹکر کے ساتھ مین گیٹ کھولا اور اندر داخل ہو گئے۔ ہم نے بہت کوشش کی انہیں روکنے کی کہ ہمیں کوئی نوٹس کوئی آرڈر دکھائیں کہ ہم نے کیا کیا ہے مگر انہوں نے ہمیں کچھ نہیں بتایا اور زبردستی اندر گھس کر ہمارے آفس سے ڈی وی آر نکال لے گئے۔''

ایک بچے کی والدہ نے کہا ''میرے بچے نے مجھے بتایا کہ ماما آج ہمارے سکول کا جو سب سے پرانا درخت تھا اس کو کاٹ دیا گیا۔ ہم نے اور ہماری ٹیچرز نے احتجاج کیا کہ اسے کیوں کاٹا گیا۔ دوسرے کالج والوں نے کہا کہ ہمارے سکول کا ایریا کم پڑ رہا تھا اس وجہ سے ہم نے اس کو کاٹ دیا۔''

شہری انتظامیہ کا موقف ہے کہ انہوں نے 1997ء کے متروکہ وقف املاک بورڈ کے چیئرمین کے ایک حکم کی بنیاد پر اس سکول کو بند کیا ہے۔ یہ سکول جس ٹرسٹ کی زمین پر واقع ہے اسے جالندھر سے ہجرت کرنے والے ایک خاندان کو الاٹ کیا گیا تھا۔ 1960ء میں سیٹلمنٹ کمشنر کے آرڈر کے مطابق یہ زمین انجمن مدرسۃ البنات کو قانونی طور پر الاٹ کردی گئی۔ چالیس برس بعد 1997ء میں متروکہ وقف املاک بورڈ نے اس زمین کی الاٹمنٹ کینسل کردی۔ انجمن مدرسۃ البنات نے متروکہ وقف املاک بورڈ کے چیئرمین کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر رکھا ہے۔

پیسوں کے عوض قدیم درخت ''اللہ رکھا'' کی کٹائی

مؤرخہ 29 جنوری بروز اتوار قدیم درخت ''اللہ رکھا'' کو کاٹ ڈالنے کے بعد جہاں مختلف حلقوں نے اپنی آراء کا اظہار کیا وہاں سٹی 42 نے بھی فی الفور اس زیادتی کو عوام الناس تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا، سٹی 42 چینل کی نیوز کاسٹر کے مطابق کلیۃ البنات کالج پرنسپل کا پیسوں کے عوض درخت کی کٹائی کا عمل غیر قانونی، بچوں اور پرندوں کے لیے سایہ دار شجر ذاتی لالچ میں قربان کر دیا گیا۔ سو سال پرانے درخت ''اللہ رکھا'' کو کاٹنے پر بچوں سمیت ٹیچرز نے احتجاج کیا۔

نیوز کاسٹر کے استفسار پر مؤرخہ 30 جنوری بروز پیر موقع پر موجود سٹی 42 رپورٹر انائدہ وحید نے کہا ''میں اس وقت گورنمنٹ کلیۃ البنات ایسوسی ایٹ کالج میں موجود ہوں، اور یہاں پر سو سال پرانے درخت کو کاٹ دیا گیا ہے۔ یہاں کے بچے سراپا احتجاج ہیں۔ انہوں نے ہاتھوں میں مختلف پوسٹر اٹھا رکھے ہیں۔ اور بڑے جوش کے ساتھ یہاں پر انصاف مانگتے نظر آ رہے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہاں پر ایک درخت جس کا نام باقاعدہ طور پر ''اللہ رکھا'' رکھا گیا ہے، اس کو کاٹ دیا گیا۔

کیمبرج پرنسپل عابدہ ارشد نے کہا: میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ تقریباً سو سال پرانا تاریخی درخت تھا، اور یہ درخت نہ صرف بچوں کو سایہ فراہم کرتا تھا بلکہ بے شمار پرندوں کا مسکن تھا، اور اس پر چھوٹا پھل بھی لگتا تھا۔ اس کو بہت بے دردی سے کاٹ دیا گیا۔ میری صرف یہ درخواست ہے کہ جتنا بھی درخت کٹنے سے رہ گیا ہے اس کو بچا لیا جائے اور آئندہ کے لیے محفوظ کر لیا جائے اور اس کو مزید کاٹنے سے روک دیا جائے۔

بچوں نے کہا ''یہ درخت اچھا تھا، ہمارے لیے آکسیجن کا ایک ذریعہ تھا، اسے نہیں کاٹنا چاہیے تھا۔ ہم سب کے ساتھ یہ ٹھیک نہیں ہوا۔ اب ہمیں اسے مزید کٹوانے سے روکنا چاہیے۔ ہمیں انصاف چاہیے۔

آخر میں نیوز کاسٹر نے کہا: بچوں کا کہنا ہے ہمیں انصاف چاہیے، درخت کو مزید کاٹنے سے روکنا چاہیے۔ یہاں نہ صرف بچے بلکہ سکول کا سارا عملہ سراپا احتجاج ہے کہ اس ظلم کو روکا جائے۔ سکول میں جتنے درخت کاٹے جا رہے ہیں انہیں نہیں کاٹنا چاہیے وہ ہمارے لیے بہت ضروری ہیں۔

dawn.today Allah Rakha, around an eight-decade-old banyan tree, along with other trees on the campus of Government Associates College, Lake Road, was chopped down on Saturday.

According to legend, the banyan tree was named by Maulana Abdul Haq Abbas, the founder of Anjuman Madrasatul Banat, which has managed a number of educational institutions from the pre-Partition era, when he relocated here from India in August 1947 with a busload of students from Jalandhar. He found a small sampling of pilkhan tree (banyan family) badly damaged during looting and burning, which also damaged the nearby building and the furniture lying there, says Anjuman's president Dr Amin U Khan, also a grandson of Maulana Abbas.

He says Maulana Abbas tried to restore the tree and put a brick fence around it with the help of students praying, if the sampling survived, they would call it Allah Rakha.

The tree not only survived, but also grew to have girths of more than three meters and a crown diameter of around ten meters. It was providing shelter to about 350 house sparrows, which were counted every year by the Good Citizens Society, and shelter to students during the summer. It has eighty years of carbon sequestered in its stem.

Read the full story at the link in bio.

#DawnToday #Lahore #treecutting

Dawn.com
@dawn_com

View all 20 comments

marri.art It was the principal of a neighbouring school. She wanted to sell the tree for money.

اللہ رکھا؛ تاریخی درخت

سنتے آئے تھے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، آج بنفس نفیس اس کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ لیا۔ جب کیمبرج مدرسۃ البنات کا قدیم درخت ''اللہ رکھا''، جس نے کئی ناگہانی آفات ارضی وسماوی کا سامنا کیا، گورنمنٹ کلیۃ البنات کالج، لیک روڈ کی پرنسپل سائرہ عزیز مغل کی بے حسی کی بھینٹ چڑھ گیا۔اس کے ایما پرسٹاف نے کیمپس میں موجود سرسبز درختوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔اس تخریب کاری میں ایک قیمتی، تاریخی اور بڑے سرسبز درخت کو بھی کاٹ دیا گیا۔ایک طرف یہ فعل محکمہ ماحولیات کے قوانین کی صریحاً خلاف ورزی ہے تو دوسری جانب حکومت پنجاب سرسبز پاکستان مہم کے برخلاف اقدام ہے۔ ہمیں ''درخت لگاؤ ملک کو سرسبز بناؤ، ملک کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانا ہے تو درخت لگانا ہے'' جیسے آگاہی پیغام دیے جاتے ہیں مگر کچھ عناصر درختوں کو کاٹ کر ذاتی لالچ میں اخلاقی گراوٹ کا ثبوت دے رہے ہیں۔گرمی کے موسم میں کالج کے بچوں کیلئے سایہ دار درخت تھے جو کاٹ دیے گئے۔سرسبز درخت کاٹنے کا عمل انتہائی غلط اقدام ہے۔

اس دلخراش واقعہ کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ مؤرخہ 28 جنوری 2023ء بروز ہفتہ تعطیل کے دوران گورنمنٹ کلیۃ البنات کالج کی پرنسپل سائرہ عزیز مغل کے اکسانے پران کے ملازمین نے کیمبرج کا 80 سالہ قدیم درخت ''اللہ رکھا'' (جسے یہ نام بانیٔ مدرسۃ البنات، مولانا عبدالحق عباسؒ نے دیا تھا)، ہیوی مشینری کا استعمال کرتے ہوئے تقریباً کٹوا دیا۔ شاید وہ اپنی اس کوشش میں پوری طرح کامیاب ہوجاتے لیکن شومئ قسمت کیمبرج ہی کا ایک ذمہ دار

سکیورٹی آفیسر اپنی معمول کی نگرانی پر ادھر سے گزرا۔ اس نے ان کی مذموم حرکت کی اطلاع فوری طور پر انجمن مدرسۃ البنات ایڈمنسٹریشن آفس کو دی، جس کی بناء پر ڈیوٹی پر موجود افسران موقع پر پہنچے اور متعلقہ افراد کو درخت کاٹنے سے سختی سے منع کر دیا۔ انجمن انتظامیہ کی مداخلت سے انہیں وقتی طور پر اپنا کام روکنا پڑا۔

ایک کہاوت مشہور ہے کہ شر پسند عناصر اپنی نالائقی اور نا اہلی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، جس کا عملی مظاہرہ انہوں نے دوبارہ کر دکھایا۔ ہوا یوں کہ جیسے تیسے کر کے اتوار کا دن گزرا لیکن مؤرخہ 30 جنوری 2023ء بروز پیر صبح سویرے معمول کی کلاسز کے دوران کلیۃ البنات پرنسپل نے اپنی نگرانی میں پھر درخت کٹوانا شروع کر دیا۔ اس سے قبل کہ وہ کوئی مزید کارروائی کر پاتے کیمبرج پرنسپل محترمہ عابدہ ارشد صاحبہ جو پہلے سے باخبر تھیں، مشینری کے شور اور کیمبرج کی تمام طالبات (جو اپنے طور پر انہیں روکنے کی کوشش کر رہی تھیں) کے احتجاجی نعرے سن کر فوری طور پر اپنے آفس سے باہر تشریف لائیں۔ انہوں نے نہ صرف ملحقہ کالج کے ملازمین کی سرزنش کی بلکہ ان کی پرنسپل سائرہ عزیز مغل کو بھی آڑے ہاتھوں لیا اور کسی بھی غیر قانونی فعل کے مرتکب ہونے پر قانونی چارہ جوئی کی وارننگ دے کر روکے رکھا۔ اسی اثناء میں انجمن مدرسۃ البنات کے قابل احترام صدر بمعہ انجمن انتظامیہ اور دوسرے معزز ممبران کے ساتھ بطور احتجاج وہاں پہنچے۔

ابھی احتجاج جاری تھا کہ میڈیا کی طرف سے ڈان نیوز اور سٹی 42 کے نمائندے بھی وہاں آپہنچے انہوں نے نہ صرف کلیۃ البنات پرنسپل اور ان کے ملازمین کی مشترکہ تخریبی کارروائی کو بذات خود ملاحضہ کیا بلکہ کیمبرج پرنسپل، اساتذہ کرام اور طالبات کا احتجاج بھی ریکارڈ کیا۔ یہ سلسلہ سکول کا وقت ختم ہونے تک یونہی چلتا رہا۔ آخر میں صدر انجمن نے کیمبرج پرنسپل کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی معاملہ فہمی اور دور اندیشی کی وجہ سے آج قدیم درخت ''اللہ رکھا''، مکمل طور پر کٹنے سے بچ گیا۔

کلیات للبنات سکول چوبرجی، پرنسپل نے 100 سال پرانا درخت کٹوادیا

پرنسپل سائرہ عزیز مغل کے غیر قانونی اقدام کیخلاف کیمپس کے طلبہ کا احتجاج

لاہور (نیوز رپورٹر) کلیات للبنات سکول چوبرجی کی پرنسپل نے سو سال پرانا درخت کٹوا دیا طلباء سراپہ احتجاج بن گئے۔ پرنسپل سائرہ عزیز مغل گورنمنٹ ایسوسی ایٹس کالج لیک روڈ لاہور کے ایما پر سٹاف نے کیمپس میں موجود سرسبز درختوں کو کاٹنا شروع کر دیا ہے جس پر سکول کے بچوں نے درختوں کی کٹائی پر پرنسپل کے غیر قانونی اقدام کے خلاف احتجاج کیا۔ بچوں کا کہنا تھا یہ انتہائی پرانا اور قدیم درخت جس کی عمر سو سال تھی۔ یہ اقدام محکمہ ماحولیات کے قوانین کی صریحا خلاف ورزی ہے تو دوسری جانب حکومت پنجاب سرسبز پاکستان مہم کے برخلاف اقدام ہے۔ ہمیں درخت لگاؤ ملک کو سرسبز بناؤ، ملک کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانا ہے تو درخت لگانا ہے جیسے آگاہی پیغام دے جاتے ہیں مگر کچھ عناصر درختوں کو کاٹ کر ذاتی لالچ میں اخلاقی گراوٹ کا ثبوت دے رہے ہیں۔

پلکھن درخت ’’اللہ رکھا‘‘ کی آپ بیتی

میں ایک درخت ہوں جو پچھلے اسی سال سے مدرسۃ البنات کے صحن میں لگا ہوں۔ مجھے قیام پاکستان کے وقت بدست بانی مدرسۃ البنات بچالیا گیا تھا۔اس لئے میرا نام ’’اللہ رکھا‘‘ رکھ دیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹا سا تھا تو تیز دھوپ،شدید بارش اور آندھی سے مجھے ڈر لگتا تھا۔مگر مولانا عبدالحق عباسؒ میری شادابی کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ میں ان کے زیر سایہ پلتا اور بڑھتا رہا۔سردی ،گرمی،خزاں اور بہار آتے جاتے رہے اور میرے قد وقامت میں اضافہ ہوتا رہا۔میں نے محسوس کیا کہ میں قد وقامت اور پھیلاؤ میں کچھ زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ رہا ہوں۔اس سے مجھ میں فخر کا ایک احساس سا پیدا ہوتا لیکن میں ہر وقت عجز وانکسار سے اپنی شاخوں کو جھکائے رکھتا۔رفتہ رفتہ میری گھنی شاخوں اور پتوں نے سورج کی روشنی کے نیچے آنے میں رکاوٹ پیدا کردی تو میری چھاؤں اور بھی گھنی ہوگئی۔میری شاخوں پر بعض پرندوں نے گھونسلے بنا لیے تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ طالبات میرے نیچے بیٹھ کر پڑھتیں تو میں جھومنے لگتا۔ مجھے محسوس ہونے لگا کہ میری بھی کوئی افادیت اور اہمیت ہے اور میں اللہ کی مخلوق کو آرام وسکون پہنچانے میں اپنا کردار ادا کررہا ہوں۔گرمیوں میں میرے نیچے بیٹھنے والی طالبات مجھے نظر بھر کر دیکھتیں اور میری گھنی چھاؤں اور خوبصورتی کی تعریف کرتیں تو میں پھولے نہ سماتا۔رات کے وقت میری ٹہنیوں پر بسیرا کرنے والے پرندے میرا جی بہلانے کے لیے آموجود ہوتے۔یوں میرے دن رات انہی دلچسپیوں میں ہنسی خوشی گزر رہے تھے۔

ایک دن کلیۃ البنات کالج کی پرنسپل نے میری جڑ اور تنے کی مضبوتی دیکھ کر مجھے للچاتی نظروں سے دیکھا اور اپنے آس پاس موجود سرکاری ملازمین سے کہا ''میرا خیال ہے اسے بھی کٹوا دینا چاہیے''، اس کی یہ بات سن کر میں لرز کر رہ گیا۔ کیونکہ ابھی تو میں بالکل صحت منداور تناور درخت تھا۔ مجھے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ مگر ایک روز کچھ لوگ آرے لا کر مجھ پر چلانے لگے۔ میں درد سے چیخنے چلانے لگا۔ یہ دیکھ کر پرندے بھی اِدھر اُدھر اڑنے لگے۔ اس چڑیا نے تو بہت شور مچایا جس کے گھونسلے میں اس کے بچے تھے۔ مگر ظالم لوگوں نے مجھ پر آرے کے شدید وار کیے۔ ایک ایک کر کے میری شاخیں گرنے لگیں۔ پرندوں کے گھونسلے نیست و نابود ہو گئے۔ قریب تھا کہ مجھے کاٹ دیا جاتا کہ انجمن مدرسۃ البنات انتظامیہ موقع پر پہنچ گئی۔ انھوں نے کہا کہ درخت کاٹنا جرم ہے۔ درخت اس ادارے کی امانت ہیں۔ یہ ہمارے ملک کا سرمایہ ہیں، جس پر وہ ظالم لوگ رک گئے۔

دوسرے روز بچے مجھے کٹا دیکھ کر مجھ سے چمٹ گئے۔ انھوں نے کہا ''ہائے اتنا پیارا درخت کس نے کاٹ دیا'' میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بچوں نے میری حمایت میں کھڑے ہو کر احتجاج کیا۔ انھوں نے کہا یہ ہمیں آکسیجن اور چھاؤں دیتا تھا۔ ہماری اس درخت کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں اسے مت کاٹو۔ مجھے دیکھنے میڈیا بھی آیا، یوں میرا کچھ وجود بچ گیا۔ میری کوشش ہے کہ میں دوبارہ سے گھنا درخت بن جاؤں اور آپ کو آکسیجن دوں۔ سب میرے لیے دعا کریں۔

اس جلتی دھوپ میں یہ گھنے سایہ دار پیڑ
میں اپنی زندگی انھیں دے دوں جو بن پڑے

ہمارا پیارا درخت ''اللہ رکھا''

''اللہ رکھا'' کیمبرج مدرسۃ البنات کا بہت پیارا درخت تھا۔ یہ نہایت گھنا، سرسبز اور تناور درخت تھا۔ اس کی چھاؤں اور ٹھنڈک سے ہم سب مستفید ہوتے تھے۔ یہ اس درخت کی قسمت تھی کہ یہ قیام پاکستان کے وقت ناگفتہ بہ حالت کے باوجود بچ گیا اور اس کا بچ جانا ایک معجزہ تھا۔ اس لیے اس کا نام ''اللہ رکھا'' رکھ دیا گیا۔

مجھے ذاتی طور پر درختوں سے بہت لگاؤ ہے اور اس بات کا شدت سے احساس بھی ہے کہ درخت پاکستان کی ضرورت ہیں اور ہمیں ان کی تعداد بڑھانی ہے کم نہیں کرنی۔ میں زمانہ طالب علمی سے درختوں کی اہمیت سے واقف ہوں۔ حکومت پاکستان نے جب سڑکوں کے اطراف میں درخت لگانا شروع کیے تو میں نے بھی اپنے حصے کا درخت لگایا اور میں ہر سال کہیں نا کہیں ایک درخت ضرور لگاتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہر پاکستانی ایک درخت لگا دے تو ہمارا پاکستان ہرا بھرا اور سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔ اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی اور سموگ سے بھی نجات مل جائے گی۔

مؤرخہ 29 جنوری کو چھٹی کے روز گورنمنٹ کلیۃ البنات ایسوسی ایٹ کالج کی پرنسپل نے ہمارے پیارے درخت ''اللہ رکھا'' پر آرے چلوا کر اسے زمین بوس کر دیا۔ اس کی ہری بھری شاخوں کو خس و خاشاک میں بدل دیا۔ جبکہ کیمبرج اور حکومتی قابض حصے کی

انتظامیہ کی مشترکہ کمیٹی کے اراکین کے سامنے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ادارے میں کوئی بھی تبدیلی دونوں پرنسپلز کی باہمی رضا مندی سے لائے جائے گی۔مگر انھوں نے درخت کٹوانے سے پہلے کسی سے مشورہ کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ہمیں نہیں پتا کہ اس درخت کو کٹوانے میں ان کا کیا مفاد تھا۔ایک تعلیم یافتہ خاتون ہونے کے لحاظ سے ان سے اس جاہلانہ اقدام کی توقع نہ تھی ۔کیا ان کو معلوم نہیں کہ درخت ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ان کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔صدر انجمن مدرسۃ البنات کو پتا چلا تو وہ فوراً موقع پر پہنچے اور درخت کے کچھ حصے کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

پیر کے روز درخت کٹا دیکھ کر دل دھک سے رہ گیا۔جیسے کسی نے ہمارا قیمتی اثاثہ چھین لیا ہو۔میں اپنے آفس میں تھی جب آرے چلنے کی آواز آئی۔اسکول کے بچوں اور سٹاف نے ''اللہ رکھا'' کے بقیہ حصے کو بچانے کے لیے خوب نعرے بازی کی۔بچوں نے کہا کہ درخت ہماری جان ہیں، درخت کاٹنا جرم ہے۔ایک بچے نے کہا کہ ایک درخت 36 بچوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔بچوں کا جزبہ دیکھ کر فخر محسوس ہوا۔کوئی ان درخت کٹوانے والے پڑھے لکھے جاہلوں سے پوچھے کہ ایک درخت پھل، چھاؤں اور آکسیجن دیتا ہے بدلے میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ہماری قوم کی مثال تو ایسی ہے کہ جس شاخ پر بیٹھتے ہیں اسی کو کاٹ دیتے ہیں۔اللہ ہماری قوم کو شعور دے۔

آمین!

بیمار ذہنیت لوگ

''اللہ رکھا'' درخت کو کٹے دیکھ کر دل دھک سے رہ گیا۔ یہ دور تک پھیلا ہوا حسین وجمیل درخت تھا۔اس کی چھاؤں میں بیٹھ کر طالبات پڑھتی تھیں۔ مجھے ابا جی کی بات یاد آئی کہ وہ فرماتے تھے''بیٹا! درخت کٹوانا بیمار ذہنیت کی علامت ہے، یہ ہمارے دوست ہیں،ان سے ہمیں بہت فائدے ملتے ہیں۔'' صبح کے وقت یہاں سے گزرتے ہوئے میں اس خوبصورت درخت کے ساتھ ضرور کچھ وقت گزارتی تھی۔ یہاں صبح کے وقت پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں ابھرتیں تو دل شاد ہو جاتا۔ ہمارے ادارے مدرسۃ البنات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خوبصورت اور سایہ دار درخت ہیں۔ان درختوں نے کیمپس کے ماحول کو خوبصورت، سایہ دار اور ٹھنڈا بنا رکھا ہے''اللہ رکھا'' کا نام بھی اس کے وجود کی طرح بہت خوب صورت تھا۔ واقعی اس کے کچھ حصے کا بچ جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ امید ہے ''اللہ رکھا'' پھر سے پھلنے پھولنے لگے گا، انشاء اللہ۔ میں اس کٹے ہوئے درخت کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ جب گرمیوں میں شدید دھوپ پڑے گی تو اس کی کمی کا شدت سے احساس ہوگا۔اور بلا شبہ اس ادارے کی خوبصورتی بھی ماند پڑ گئی ہے۔'' اللہ رکھا'' کی شاخیں اور تنا زمین پر مردہ حالت میں پڑا ہے۔زمین پر ویرانی سی چھائی ہے۔ مجھے یہ درخت شدت سے یاد آتا ہے،کاش اسے کاٹا نہ جاتا۔

جب راستے میں کوئی بھی سایہ نہ پائے گا
یہ آخری درخت بہت یاد آئے گا

ہمیں اس درخت کے وجود سے بہت فائدے تھے۔ میرے آفس کا ماحول اس کی وجہ سے گرمیوں میں بھی خنک رہتا تھا۔ ہوا چلتی تو اس کے پتے ہلنے کی آواز کانوں میں رس گھول دیتی۔ یہ درخت تیز ہوا میں خوب جھومتا، شاخیں مستی کرتی محسوس ہوتیں۔افسوس اب وہاں جھاڑ جھنکار پڑا ہے۔ پرنسپل کی کوشش ہے کہ کسی طرح یہ آخری شاخ بھی کٹوا دے۔

شجر بھی دوسروں کا درد کیا سینے میں رکھتے ہیں
جلیں خود دھوپ میں لیکن ہمیں سائے میں رکھتے ہیں

میں اکثر ''اللہ رکھا'' درخت کی خوبصوتی کو دیکھتی اور سوچتی تھی کہ درخت زمین کا حسن ہیں۔پھل دار اور سایہ دار درخت ایک دولت نایاب بھی ہے اور نعمت بے مثال بھی۔ اللہ جانے کالج کی پرنسپل کو ان درختوں سے کیا بیر تھا، جو انھیں کٹوا دیا۔ اس درخت سے کئی من لکڑی برآمد ہوئی ہے۔ جو نہایت بیش قیمت ہے۔ جب اس درخت کو کٹوانے پر میڈیا نے پوچھ گچھ کی تو پرنسپل سے کچھ بن نہ پڑا آخر انھوں نے جھوٹ بول دیا کہ ''اس درخت کو دیمک کھا گئی تھی اور یہ گرنے والا تھا'' حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے ''مسلمان جو بھی درخت یا کھیتی لگاتا ہے، اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کچھ کھا لے تو اس کا ثواب اس درخت یا کھیتی لگانے والے کو ملے گا۔'' ویسے بھی درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے۔ اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اگر درخت لگانا ثواب ہے تو اسے کاٹنا کیسا عمل ہے؟ آپ سب جانتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت دے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی توفیق دے۔ آمین!

شجر گرا تو پرندے تمام شب روئے

کیمرج مدرسۃ البنات کا ایک قدیم درخت ''اللہ رکھا'' یہاں برسوں سے قائم دائم تھا۔بانی مدرسۃ البنات نے اسکی اپنے ہاتھوں سے آبیاری کی تھی۔اس درخت کی اس اسکول میں ایسی ہی حیثیت تھی جیسے اپنی اولاد کی ہوتی ہے۔ یہ گھنیرا درخت یہاں ماہ و سال سے کھڑا بچوں کو آکسیجن فراہم کر رہا تھا۔ اس کی چھاؤں نے ادارے کے ماحول کو خوشگوار کر رکھا تھا۔اس کی وجہ سے شدید گرمی میں بھی آس پاس کی کلاسز میں ٹھنڈک رہتی تھیں اوراس پر پرندے چہچہاتے تھے۔

انجمن مدرسۃ البنات کے صدر انسان دوست اور فطرت سے پیار کرنے والے انسان ہیں۔ادارے میں موجود سرسبز درخت اور نباتاتی باغ کی موجودگی ان کے ماحول دوست ہونے کا ثبوت ہے۔بدقسمتی سے بھٹو دور میں ہمارے ادارے کا بیشتر حصہ قومیایا گیا۔اورحکومت نے اس جگہ کوقومی تحویل میں لے لیا۔مگر اس ادارے کے درختوں سے ان کی افادیت کے سبب آج بھی ہم سب بہت پیار کرتے ہیں ۔کلیۃ البنات کی پرنسپل نے شرپسند عناصر کے ساتھ ساز باز کرکے، انتہائی قیمتی لکڑی اونے پونے داموں بیچنے کے لالچ میں چھٹی کے روز دیگر درختوں کے ساتھ ہمارا پیارا ہرا بھر 80 سالہ قدیم تاریخی ادرخت''اللہ رکھا'' کٹوا دیا۔ حالانکہ باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ موصوفہ نے حسب معمول غلط بیانی کرتے ہوئے کئی ٹن وزنی لکڑی کوکم وزن ظاہر کرکےسرکاری خزانے میں صرف ایک لاکھ پچیس ہزار روپے جمع کروا کر باقی ماندہ رقم خود ہڑپ کرلی۔درحقیقت درخت ہمارے

ملک اور اس ادارے کی امانت ہیں اور اسے بلاوجہ کٹوانا نا صرف غیر اخلاقی حرکت ہے بلکہ غلط بھی ہے۔ کسی بھی ادارے کا ملازم بغیر اجازت سرسبز درخت کٹوانے کا مجاز نہیں۔

ایک طرف لاہور شہر میں سموگ کے سائے گہرے ہو رہے ہیں اور محکمہ ماحولیات نے لاہور کو فضائی اعتبار سے گندا ترین شہر قرار دے دیا ہے دوسری طرف ملک کا پڑھا لکھا طبقہ بھی درخت لگانے کے بجائے اس کو اجاڑنے کو تیار بیٹھا ہے۔ کوئی اس خاتون سے پوچھے تم نے بچوں کی آکسیجن کا ذریعہ چھین لیا، تم نے پرندوں کو بے گھر کر دیا۔ تم نے ہری بھری شاخوں کو خس و خاشاک میں بدل دیا، بتاؤ! تم نے ایسا کیوں کیا؟ ٹوٹی ہوئی شاخوں کے نیچے دبے چڑیا کے ننھے بچے دہائی دے رہے تھے کہ ہمارا کیا قصور تھا؟ اس درخت کی آخری شاخ پر بیٹھی بلبل بارش میں بھیگ کر اپنے گھونسلے کے گرنے کا ماتم کر رہی تھی۔

عجیب درد کا رشتہ تھا سب کے سب روئے
شجر گرا تو پرندے تمام شب روئے

حضرت علیؓ کا قول ہے کسی آدمی کی قدر و منزلت کا اندازہ اس کے احساس ذمہ داری سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس شخص میں جتنا زیادہ احساس ذمہ داری ہوگا وہ شخص اتنی ہی عزت کے لائق ہوگا۔ کلیۃ البنات کی پرنسپل نے ہرا بھرا درخت کٹوا کر انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ انھوں نے ذرہ برابر بھی ان پرندوں کے بارے میں نہ سوچا جن کے اس پر آشیانے تھے۔

مجھے ایک خوبصورت شعر یاد آ رہا ہے:

اس بار جو ایندھن کے لیے کٹ کے گرا ہے
چڑیوں کو بڑا پیار تھا اس بوڑھے شجر سے

اللہ رکھا: درخت بچاؤ مہم